سجاد ظہیر کی مہم جوئی: چند مزید حقائق

شکیل عثمانی

راولپنڈی سازش یا پاکستان میں فوجی انقلاب لانے کی پہلی کوشش کے محرکات پر گفتگو کرتے وقت یہ امر سامنے رکھنا چاہیے کہ سازش کے مرکزی کردار چیف آف اسٹاف میجر جنرل اکبر خان ایک لبرل اور بائیں بازو کی طرف رجحان رکھنے والے شخص تھے۔ ۱۹۴۸ء میں کشمیر کے محاذ پر پاکستانی افواج کے ایک بریگیڈئیر نے ان کی قیادت میں نمایاں پیش قدمی کی تھی۔ وہ بجاطور پر سمجھتے تھے کہ کمانڈر انچیف جنرل گریسی کی ایماء پر سیاسی قیادت نے کشمیر میں جنگ بندی کر کے سنگین غلطی کی ہے جس سے کشمیر کاز کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔

بہرحال اپنی مہم جوئی میں میجر جنرل اکبر خان نے پاکستان کمیونسٹ پارٹی کے رہنماؤں سے رابطہ کیا جو اپنے مقاصد کے حصول کے لیے اس میں شرکت پر آمادہ ہو گئے۔ معروف کمیونسٹ رہنما طارق علی اپنی کتاب Pakistan: Military Rule or People's Power شائع کردہ جوناتھن کیپ لندن میں لکھتے ہیں: ''سجاد ظہیر نے مجھے بتایا کہ ان کی میجر جنرل اکبر خان سے ایک کاک ٹیل پارٹی میں ملاقات ہوئی۔ جنرل نے یہ موضوع چھیڑ دیا اور منشور اور ممکنہ لائحہ عمل تیار کرنے میں مدد کی درخواست کی۔ کمیونسٹ پارٹی کی قیادت نے اس پیشکش کو قبول کرلیا اور فوجی افسروں کے ساتھ کئی اجلاسوں میں شرکت کی۔ آخر کار یہ فیصلہ ہوا کہ اس منصوبے کو کچھ عرصے کے لیے مؤخر کر دیا جائے، لیکن ایک سازشی، یہ خوف محسوس کرتے ہوئے کہ بعد کے کسی مرحلے میں حقیقت آشکار ہو سکتی ہے، مخبر بن گیا اور ''سازش'' بے نقاب ہوگئی۔ فوجی افسران اور کمیونسٹ رہنما گرفتار کر لیے گئے۔'' (ص ۴۵)

راولپنڈی سازش میں قادیانی فیکٹر (Qadiani Factor) بھی ہے۔ اس سازش کے سلسلے میں پہلا اجلاس اٹک قلعہ میں ہوا جس کی صدارت ایک سکہ بند قادیانی میجر جنرل نذیر احمد نے کی۔ بریگیڈئیر (ر) گلزار احمد سابق ڈائریکٹر ملٹری انٹیلی جنس نے ایک انٹرویو میں کہا: ''راولپنڈی سازش کیس ۱۹۵۱ء میں سامنے آیا لیکن اس تقریباً دو سال قبل ۱۹۴۹ء کے اوائل میں میجر جنرل نذیر احمد اس وقت کے لیفٹیننٹ کرنل عبداللطیف (جو بعد ازاں بریگیڈئیر کی حیثیت میں پنڈی سازش کیس میں ملوث ہوئے) ایبٹ آباد میں میری رہائش گاہ پر آئے۔ میں بریگیڈئیر تھا۔ گویا میجر جنرل نذیر احمد

میرا باس تھا اور کرنل لطیف میرا جونیئر تھا۔ انھوں نے رات کا کھانا میرے ساتھ کھایا اور تین گھنٹے تک وہاں ٹھہرے رہے۔ یہ دونوں مجھے قائل کرنے کی کوشش کرتے ہے کہ خان لیاقت علی خان کی حکومت ٹھیک کام نہیں کر رہی، اس لیے اس کا تختہ الٹ دینا چاہیے۔ وہ فوجی انقلاب برپا کرنا چاہتے تھے۔ میں نے کہا: اگر آپ لوگ سیاست کرنا چاہتے ہیں تو وردی اتار دیں، یہ حلف سے غداری ہے، نظم و ضبط کے خلاف ہے۔ اس پر میجر جنرل نذیر نے کہا: ڈسپلن کے بارے میں تمہارے خیالات بہت فرسودہ ہیں۔ اور یہی جملہ میری سالانہ خفیہ رپورٹ میں بھی لکھ دیا۔ اس سے پہلے میں تحریری طور پر میجر جنرل نذیر احمد کو یہ اطلاع دے چکا تھا کہ میرے پڑوس میں بریگیڈئیر اکبر خان کے بریگیڈ میں فوجی انقلاب کے بارے میں باتیں ہو رہی ہیں۔ لیکن نہ صرف میری اس اطلاع کو نظر انداز کر دیا گیا بلکہ میجر جنرل نذیر خود سازشیوں کی سرپرستی فرمانے لگے۔''

(''پاکستان میں فوجی بغاوتیں''، مرتبہ: مقبول ارشد، ص ۲۸)

بریگیڈیئر گلزار احمد نے اس انٹرویو میں میجر جنرل نذیر احمد کے قادیانی Connections کا بھی ذکر کیا ہے۔ بہر حال سازش میں قادیانی فیکٹر کی تفصیلات میرے علم میں نہیں ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ میجر جنرل نذیر احمد کو راولپنڈی سازش کیس میں سب سے کم سزا سنائی گئی۔ جن Civilians کو اس سازش میں سزائیں سنائی گئیں۔ ان میں سجاد ظہیر کے علاوہ فیض احمد فیض اور محمد حسین عطا تھے۔

(ہفت روزہ ''فرائیڈے اسپیشل'' کراچی، ۲۹ر جنوری ۲۰۱۰ء)

☆☆☆

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان
29 اپریل 2010ء
جمعرات بعد نماز مغرب
ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری
دامت برکاتہم
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان
دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان
الداعی سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
061-4511961